46588- بنک البلاد میں شراکت کرنے کا حکم

سوال

بنک البلاد میں شراکت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بنک البلاد کے ہاں اہل فقہ حضرات پر
مشتمل ایک کمیٹی بنا رکھی ہے جو مسائل میں ریسرچ کرتی ہے، اور بنک البلاد نے کئی
بار یہ اعلان بھی کیا ہے کہ وہ ایک اسلامی بنک ہوگا، اور اس کے نظام کی دیکھ بھال
اور نگرانی ہوتی رہتی ہے، اس لیے اگر تو وہ شریعت اسلامیہ کے موافق ہو اور شروع
کرتے وقت اس کے سارے اعمال شریعت اسلامیہ کے موافق ہوں تو اس میں شراکت کرنے میں
کوئی حرج نہیں.

اور اس کا ثبوت اس وقت تک نہیں مل
سکتا جب تک اس شرعی کمیٹی کے متعبر اور ثقہ افراد سے دریافت نہ کر لیا جائے، اور اس
بنک کے شروع ہونے کے بعد اس میں ہونے والا اعمال اور لین دین کی چھان بین نہ کر لی
جائے.

لہذا جسے بھی اس نظام اور جاری اعمال
کے جواز کا علم اس کے لیے اس میں شراکت کرنا جائز ہے.

بنک کی شرعی کمیٹی نے درج ذیل فیصلہ
اور قرار پاس کی ہے :

شرعی بنک کمیٹی کی قرار نمبر (100)

بتاریخ 1426/1/1 ھجری.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب العالمین والصلاۃ

والسلام علی سید المرسلین والآخرین نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے
ہیں، اور سب رسولوں کے سردار ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور
سب صحابہ کرام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں.

اما بعد :

بنک البلاد میں شرعی کمیٹی نے اپنے
اجلاس نمبر (100) جوکہ بروز جمعرات الموافق 1426/1/1 ہجری میں منعقد ہوا میں
بنک البلاد میں شراکت کے حکم کے متعلق کئی قسم کے آنے والے سوالات پر غور و خوض
کرنے کے بعد درج ذیل قرار پاس کی :

اول :

بنک البلاد میں شراکت کرنی جائز ہے؛
کیونکہ بنک البلاد شرعی شیاست کے تابع ہے، اس پر اپنے سارے اعمال شرعی کمیٹی کے
سامنے پیش کرنے لازم ہیں، اور شرعی کمیٹی کے فیصلوں پر عمل کرنے کا بنک پابند ہے
اور اور شرعی نگران کمیٹی ان فیصلوں پر اپنی نگرانی میں عمل کرائیگی بنک کی شرعی
سیاست یہ بیان کرتی ہے کہ :

اللہ تعالی کی توفیق سے جب سے بنک کی
تاسیس ہوئی ہے اس وقت سے بنک البلاد اپنے اوپر بنک کے سب معاملات میں شریعت مطہرہ
کو لاگو کرنے کا التزام کر رہا ہے، اسی طرح اس نے اپنے کندھوں پر شرعی مقاصد اور
اسلامی اقتصادیات کی غرض و غایت کا خیال رکھنے کا التزام بھی کر رکھا ہے.

اس قیمتی ہدف کو پورا کرنے کے لیے
بنک نے اپنے نظام میں ایک مستقل شرعی کمیٹی کا وجود رکھا ہے جو بنک کے سب اداروں سے
علیحدہ اور مستقل ہے، بنک اس کے سامنے اپنے سارے معاملات رکھتا ہے؛ تاکہ ان اعمال
کو پرکھا جا سکے کہ یہ شرعی احکام کے کتنے موافق ہیں، اس جگہ درج ذیل کچھ اشارے
کرنا مناسب معلوم ہوتے ہیں :

1- شرعی کمیٹی کے فیصلے اور قرار
بنک کے ہر ادارے اور آفس پر لازم ہونگے.

2-کوئی پروگرام یا کام بھی شرعی
کمیٹی پر پیش کیے اور اس کی موافقت حاصل کرنے کے بغیر کھاتہ داروں کے سامنے پیش
نہیں کی جائیگی.

3-بنک کے اعمال کی نگران کمیٹی اس
بات کا یقین کریگی اور خیال رکھے گی کہ آیا اس کے اعمال اور کام کمیٹی کے فیصلوں کے
مطابق ہیں اور اس کی ذمہ دار شرعی نگران کمیٹی ہوگی.

4-شرعی کمیٹی اپنے پروگرام اور
اعمال کو اس طرح ترقی دیگی کہ وہ شرعی قواعد اور اصول وضوابط کے موافق ہوں، اور
شرعی اقتصادیات کی غرض وغایت کے اہداف پورے کرتے ہوں.

5-شرعی کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ
بنک اور معاشرے کے مختلف شعبہ جات میں اسلامی بینکاری کی فضاء اور رجحان پھیلائے "
اھ

شرعی عمل کمیٹی نے اس سیاست کی تنفیذ
اپنی تشکیل کی ابتدار بیع الآخر 1425ھ میں ہی شروع کر دی تھی، اس نے بنک کے اساسی
نظام اور تاسیسی معاہدے، اور بنک کے تعارفی لیٹریچر اور بروشر، اور شراکت کے
نمونوں، اور شراکت میں شریک بنکوں کے ساتھ معاہدہ جات، اور شراکت کے مینجر کے ساتھ
بنک کے معاہدے کا تفصیلی مطالعہ کیا تو اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس میں شراکت
اور اس کے ساتھ لین دین کرنے میں مانع اور عدم جواز پر دلالت کرتا ہو.

اور شرعی کمیٹی بنک کے کئی ایک
معاہدوں اور اس کے سرٹیفکیٹ کے مطالعہ اور چھان بین سے فارغ ہوئی اور بنک کے
معاملات کے لیے کئی ایک شرعی ضوابط مقرر کیے.

دوم :

اجازت کے بعد حصص مارکیٹ میں بنک
البلاد کے حصص کی خرید و فروخت جائز ہے؛ کیونکہ بنک ایسی موجودہ اشیاء کا مالک ہے
جو شرعا معتبر ہیں، جن میں یہ اشیاء ہیں :

بنک کے لیے لین دین کرنے کا لائسنس،
بنک کے مرکزی دفتر کی عمارت، اور بنک کئی ایک شاخیں جس میں ضروری سازوسامان موجود ہے.جس میں چھ سو سے زائد ملازمین کام کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی کئی ایک آلات اور نظام ہیں، اوراس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کیش کمپنی کے ساتھ کئی ایک معاہدے بھی ہیں، اور پوری دنیا میں ایک سو سے زائد بنکوں کے ساتھ بھی معاہدہ جات.

اوراس لیے کہ حصص کا لین دین کرنے
کے بعد حصص کی قیمت میں تغیر وتبدل کا کلی طور پر موجود اشیاء کی قیمت ارتباط نہیں جو کمپنی کے پاس ہیں، یا مطلوب ہیں، بلکہ اس میں کئی ایک دوسرے عوامل موثر ہوتے ہیں، مثلا عمومی حصص کی پیشکش اورمانگ کا انڈیکس، اور معنوی حقوق وغیرہ.

سوم :

شراکت دار کے جائز نہیں کہ وہ شراکت
میں کسی اور کا نام استعمال کرے، چاہے وہ کسی عوض کے بدلے ہوجو نام والے شخص کو ادا کیا جائے، یا بغیر عوض اور مقابل کے ہو، کیونکہ اس میں اس حد سے تجاوز جس نظام کے اعتبار سے وہ مستحق ٹھرتا ہے، اوراس کے ساتھ ساتھ نظام میں چلنے اوراس کا التزام کرنے والے دوسرے افراد پر ظلم اور زیادتی ہے، جبکہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ حصص کے حصول کے لیے سب شراکت داروں کے لیے برابر فرصت ملنی چاہیے، اور یہ اس وقت ہی ہوسکتا ہے کہ ہر شراکت دار کے لیے ایک حد مقرر کی دی جائے جس سے وہ تجاوز نہ کرے.

لہذا کسی دوسرے کا نام استعمال کرنے
سے منع کرنا اس شرعی سیاست میں شامل ہوتا ہے جو مقاصد شرعیہ کے ساتھ متفق ہے کہ مال سب لوگوں کے ہاتھ میں ہو چاہے وہ فقیر ہو یا امیر، نہ کہ وہ صرف ایک قلیل سے گروہ اورافراد کے ہاتھوں میں ہی گھومتا رہے، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ایسا کرنا (یعنی کسی کا نام استعمال کرنا) تدلیس اور دھوکہ کی ایک قسم ہے، جو کہ طرفین کے مابین لڑائی جھگڑے کا باعث ہے.

چہارم :

شراکت دار کے لیے شراکت کی قیمت بطور
قرضہ حسنہ لینا جائز ہے جو بغیر کسی زیادتی کے اتنی رقم ہی واپس کریگا، اوراگر وہ قرض واپسی میں زیادہ واپس کرنے کے ساتھ مشروط ہو تو یہ حرام ہے، چاہے واپسی میں

زیادتی تناسب کے لحاظ سے ہو یا پھر کسی علیحدہ مبلغ کی شکل میں اور چاہے اسے تمویل
بنکی یا تسھیل (آسان بنکنگ) وغیرہ کا نام دیا گیا ہو، کیونکہ یہ سود میں شامل
ہوتا ہے.

اوراس کے عوض میں اس شراکت دار کے
لیے جس کے پاس کافی مال نہ ہو مال والے کے ساتھ شراکت کے معاہدے میں شریک ہونا جائز
ہے، اوراس کے بعد خرید وفروخت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع وہ آپس میں حسب
اتفاق تقسیم کرینگے، شرط یہ رکھی جاتی ہے کہ ہر ایک کے مشروط نفع کا حصہ معلوم ہو،
مثلا یہ کہے کہ: یہ مال لو اوراس سے حاصل ہونے والے نفع میں سے بیس فیصد (20%)
آپ کا اوراسی فیصد (80%) میرا لیکن اگر آپ ان دونوں میں سے حصہ کی مبلغ اور
علیحدہ رقم کے ساتھ تحدید کریں تو یہ جائز نہیں.

مثلا کوئی یہ کہے کہ: یہ مال لو اور
اس سے شراکت کا کاروبار کرو اور آپ کو نفع میں سے ایک ہزار ریال اوراس سے جو زائد
ہو وہ میرا؛ کیونکہ یہ مشارکت کے نفع میں قطعی اور فکس ہے، ہوسکتا ہے ان حصص میں
صرف مذکورہ بالا رقم ہی نفع حاصل ہو، یا پھر اس سے بھی کم، یا پھر بہت زیادہ نفع ہو
تو وہ اسے دھوکہ اور غبن محسوس کرے.

اور یہ کوئی مخفی نہیں کہ مال کے
مالک کا شراکت کے معاہدے میں اس شخص کے ساتھ شامل ہونا جو حصص کو اپنے نام
لکھوائے گا یہ ان دونوں کے مابین زیادہ عدل وانصاف پر ہوگا کہ مال والا سارے نفع
کا خود مالک بن جائے، اور خاص کر اس مشارکت میں ایسی کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی جو
نظام کے اعتبار سے مانع ہو.

کمپنیوں کے نظام میں یہ بیان کیا گیا
ہے کہ دو اشخاص یا اس سے زیادہ ایک حصہ کے مالک اس شرط پر ہوسکتے ہیں کہ وہ کمپنی
کے مقابلہ میں ایک ہی شخص کے نام لکھا گیا ہو.

اور آخر میں ہم اللہ تعالی سے دعا گو
ہیں کہ وہ بنک البلاد کے ذمہ داران کو شرعی احکام کی پابندی کرنے کی توفیق عطا کرے،
اسی طرح ہم شراکت والی کمپنیوں کے ذمہ داران کو اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ سرمایہ
کاری اور مالداری میں حرام معاملات سے دور رہیں، اور شئر بازار اور مارکیٹ میں کام

کرنے والوں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ شرعی احکام کی پابندی کرنے والی کمپنیوں کی مدد کریں.

اللہ تعالی سب کو ہدایت نصیب فرمائے،
اور اللہ کی رضامندی والے کام کرنے کی توفیق بخشے, واللہ تعالی اعلم.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

بنک البلاد شرعی کمیٹی کے ارکان

الشیخ استاد ڈاکٹر عبد اللہ بن موسی
العمار

الشیخ ڈاکٹر عبد العزیز بن فوزان
الفوزان

الشیخ ڈاکٹر یوسف بن عبد اللہ
الشبیلی.

الشیخ ڈاکٹر محمد بن سعود العصیمی

واللہ اعلم.